السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا بیوی سے جھگڑا ہوگیا ہے جبکہ وہ چارماہ کی حاملہ تھی میں اسے میکے چھوڑ آیا، پھر اس کی غیر موجودگی میں تین بار طلاق طلاق، طلاق کہہ دیا۔ میری بیوی نے یہ الفاظ نہیں سنے ،اس کے لیے عموماًیہ الفاظ استعمال کرتا رہا کہ میں نے اسے فارغ کردیا ہے بعدازاں اس نے ایک بچے کو جنم دیا حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہمیں صلح کرنا پڑی۔کتاب وسنت کی روشنی میں اب مجھے کیا کرنا چاہیے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اپنی بیوی کوطلاق دینے کا یہ طریق کارانتہائی غلط اورخلاف شرع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے انسان پراظہارناراضی فرمایا ہے، البتہ احناف کے نزدیک اس انداز سے دی ہوئی ایک مجلس کی تین طلاق تینوں ہی نافذ ہوجاتی ہیں اورطلاق دہندہ کی بیوی ہمیشہ کےلئے اس پرحرام ہوجاتی ہے جبکہ قرآن وحدیث کے مطابق اس انداز سے دی ہوئی تین طلاق صرف ایک رجعی واقع ہوتی ہے۔ صورت مسئولہ میں طلاق کے وقت بیوی حاملہ تھی اورحاملہ کی عدت وضع حمل ہے ارشادباری تعالیٰ ہے : ’’حمل والی عورتوں کی عدت وضع حمل ہے ۔‘‘ [۶۵/الطلاق : ۴]

لہٰذامذکورہ عورت کی عدت وضع حمل کے بعد ختم ہوچکی ہے اب اگر بیوی اپنے سابقہ خاوند کے ہاں آناچاہے تونکاح جدید ہوگا کیونکہ عدت ختم ہوتے ہی نکاح بھی ختم ہوچکا ہے۔ تجدیدنکاح کے بغیر رجوع کا موقع ہاتھ سے نکل چکا ہے اگر صلح نئےنکاح سے ہوتی ہے توٹھیک بصورت دیگرابھی سے نیانکاح کرلیاجائے اورنئے نکاح کے بغیر صلح کرنے کی غلطی پراظہارندامت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی جائے اوراللہ کی رضا حاصل کرنے کےلئے مساکین کوصدقہ وخیرات بھی دیا جائے۔آخر میں ہم یہ کہنا اپنافرض سمجھتے ہیں کہ خانگی معاملات میں جذبات میں آکر فیصلے نہ کئے جائیں بلکہ نہایت سنجیدگی اورذہانت سے ایسے نازک معاملات کونبٹایا جائے اورشریعت کادامن کسی وقت بھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ [واللہ اعلم]

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2صفحہ:345